تاج و تخت ختم نبوت
زندہ باد

اللہ اکبر

خلافت راشدہ
حق چاریار

محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (القرآن)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ حضور کے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابلہ میں بہت مضبوط اور آپس میں بڑے مہربان ہیں۔

تحریک خدام اہل السنت والجماعت

کی

دعوت

مرتبہ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ
امیر تحریک خدام اہل السنت والجماعت (پاکستان)

شائع کردہ تحریک خدام اہل السنت والجماعت (کراچی)

خدام اہل سنت کی دعا

(از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر خدام اہلسنت والجماعت)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر و ہمت اور دین کی حکمرانی دے

ترے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسول اللہ ﷺ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبی ﷺ کے چار یارؓ کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان بتلائیں
وہ ازواج نبی ﷺ پاک کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایران کو تہ و بالا

تری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

ترے کُن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
مٹا دیں ہم تری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسول پاک ﷺ کی عظمت محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تری راہ میں ہر اک سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تری رضواں

(ملنے کا پتہ)

دفتر تحریک خدام اہلسنت والجماعت
شیر شاہ - سی بلاک کوارٹر ۳
گلی نمبر ۱۲ نزد پنجابی چوک - کراچی نمبر ۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین الذی ارسل رحمۃ للخلق کلہ وعلی الہ وصحبہ الذین رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ الذین جاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیلہ وعلی تابعیھم باحسانٍ اجمعین ۔ امابعد

مسئلہ ختم نبوت

خداوند عالم نے جس طرح انسانی ابدان کے لئے غذا و دوا کے اسباب دنیا میں پھیلا دیئے ہیں، اسی طرح اس نے اپنی ربوبیت کاملہ کے تحت انسانی ارواح وقلوب کی اصلاح وتربیت کا خود ہی انتظام فرمایا ہے ۔ اس مقصد کے لئے حق تعالیٰ نے عالم اسباب میں نبوّت کا مقدس سلسلہ جاری فرمایا، جو ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ تک منتہی ہوگیا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے دور نبوت میں بذریعہ وحی امتوں کی دینی وروحانی تربیت فرمائی ہے لیکن جس طرح چھوٹی بڑی روشنیوں کا سلسلہ عالم اسباب میں آفتابِ عالمتاب پر ختم ہوجاتا ہے ۔ اسی طرح سلسلہ نبوت کی روشنیاں بھی آفتاب رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئیں

اب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ نہ کسی کو نبوت دی جائے گی۔ قیامت تک کے جن وانس کے لئے آفتاب محمدی کی روشنی کافی ہے۔ یہ مطلب ہے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کا، جس پر ساری امت محمدیہ ؐ کا اجماع ہے اور جو اس حقیقت کو تسلیم نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر اور مرتد ہے۔ اگر بلا توبہ مر جائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ العیاذ باللہ۔

خلافتِ راشدہ

سرور کائنات محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ نزولِ وحی کے مقدس دور میں حق تعالیٰ نے دینِ اسلام کی تکمیل فرمائی۔ شریعت محمدیہ کا عملاً نفاذ ہوا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ وصحبت کے فیضان سے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ایسے قدسی نفوس تیار ہوتے جنہوں نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کارِ نبوت کی اشاعت وحفاظت کی۔ اور نہ صرف روم وایران پر اسلامی پرچم لہرایا بلکہ افریقہ اور کابل تک اسلام کی روشنی پھیلادی۔ نظامہائے باطل کو مٹا کر نظامِ حق قائم کیا۔ انسانی جبر واستبداد سے اولادِ آدم کو نجات دلا کر ان کو خدائی حکمران کے تابع کر دیا اور خلافتِ راشدہ کے مبارک دور میں عبادتِ خداوندی کا وہ منظر پیش کر دیا جو نسلِ انسانی کی پیدائش کا مقصدِ اصلی تھا۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (میں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں) گو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں خلفائے اربعہ (چار یار) حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان ذوالنورینؓ، شیر خدا حضرت علی المرتضیٰؓ وہ ممتاز ہستیاں ہیں جن کو حق تعالیٰ نے قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ عطا فرمائی۔ لیکن ان حضرات کے علاوہ بھی ہر ہر صحابی حسب ارشاد نبوی ہدایت کا روشن ستارہ ہے۔ جن سے بعد کی امت نے نور ہدایت حاصل کیا۔ اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھدیتم۔ امیرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ان میں سے جن کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

ما انا علیہ واصحابی کی عظیم الشان کسوٹی

چونکہ امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت ختم کر دیا ہے اور نبوت اور شریعت محمدیہؐ قیامت تک کیلئے عام و تام ہے اور امت محمدیہؐ نے قیامت تک مختلف ادوار سے گذرنا تھا۔ جن و انس کی شر سے کئی فتنوں کا احتمال تھا۔ اسلام کے نام اور حق کے عنوان سے بھی۔ اربابِ دجل اور اہل باطل نے اہل اسلام کے دین کو برباد کرنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ایک ایسا معیار کامل دیا۔ ایک ایسی عظیم کسوٹی عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ وہ حق و باطل میں تمیز کر کے صراطِ مستقیم

پر قائم رہ سکیں۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی ارشاد فرمایا۔ ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیہ واصحابی۔ (رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ شریف)

یعنی بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، جن میں صرف سوائے ایک فرقہ (ملت) کے سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضؓ نے عرض کیا کہ حضور وہ کون لوگ ہوں گے تو فرمایا، جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوں گے۔

مذہب اہل سنت کی حقانیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک ما انا علیہ واصحابی کا مصداق الحمدللہ مذہب اہل السنت والجماعت ہے، کیونکہ ما انا سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، واصحابی سے مراد محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض یافتہ جماعت ہے۔ اس جماعت مقدسہ میں خلفائے راشدین کے علاوہ جوانانِ جنت کے سردار سیدنا حضرت امام حسن رضؓ سیدنا حضرت امام حسین رضؓ، حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے حضرت امیر معاویہ رضؓ کاتبِ وحی فاتح مصر حضرت عمر بن العاص رضؓ، حضرت طلحہ رضؓ، حضرت

زبیرؓ۔ سیف اللہ حضرت خالدؓ بن ولید وغیرہ وہ نامور صحابہ بھی ہیں جو اسلام کی قوت وغلبہ کا قوی سبب بنے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اگر گروہی ونسلی تعصب سے بالاتر ہوکر فیصلہ کیا جائے تو یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ خداوند عالم کا بھیجا ہوا دین اسلام اعتقاداً وعملاً وہی ہے جو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مابعد کی امت کو ملا ہے۔ اگر نعوذ باللہ سنّت مطہرہ اور جماعت مقدسہ (صحابہ کرامؓ) سے صرف نظر کرلیا جائے تو اسلام کا نام تو لیا جاسکتا ہے لیکن اسلام کی حقیقت کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تمام کائنات ارضی وسماوی حتی کہ انبیاء کرام اور ملائکہ عظام میں سب سے اعلیٰ اور افضل ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوۂ حسنہ بھی سب سے اعلیٰ اور اکمل ہے۔

[اور چونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض پانے والے صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی ہیں، اس لئے مابعد کی امّت تک علوم واعمال نبوی پہنچنے کا ذریعہ بھی صرف وہی مقدس نفوس ہیں۔ اسی بناء پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ماانا علیہ کے ارشاد سے ساری امّت پر اپنی سنت کی اتباع لازم کردی، وہاں واصحابی کے الفاظ سے اپنی فیض یافتہ

جماعت صحابہ کرام کو بھی قیامت تک کے انسانوں کے لئے حق و باطل کا معیار قرار دیدیا) اب جس طرح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف و منکر جنت کے راستہ سے ہٹا ہوا سمجھا جائے گا اسی طرح صحابہ کرام کی توہین و مخالفت کرنے والا بھی یقیناً راہ جنت سے محروم ہو جائے گا۔ اور مرنے کے بعد وہ عذاب جہنم سے بچ نہیں سکیگا۔ العیاذ باللہ

مذہبی فتنے

[آج کل پاکستان میں مرزائیت، پرویزیت، مودودیت، انکار صحابہ اور انکار حدیث کے جتنے مذہبی فتنے موجود ہیں اور کمیونزم، سوشلزم اسلامی سوشلزم، اشتراکی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کے عنوان پر جتنی سیاسی پارٹیاں عوام کے نام پر عامتہ المسلمین کو فریب دے رہی ہیں، ان سب دینی و سیاسی فتنوں سے امت محمدیہ کو بچانے کیلئے اگر کوئی نسخہ شفا ہو سکتا ہے تو وہ ما انا علیہ و اصحابی کا ہی ارشادِ نبوی ہے اور جب تک مسلمان رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور جماعت صحابہ کے دامن سے وابستہ نہیں ہوں گے، محض اسلام کا اقرار و دعویٰ نہ ان کو دنیوی ذلت سے بچا سکے گا نہ اُخروی عذاب سے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے تقریباً دس کروڑ مسلمانان اہل السنت و الجماعت کو سنت و جماعت کا مفہوم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کے محققانہ ارشادات

گیارہویں صدی ہجری کے عظیم مجددؒ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے ما انا علیہ و اصحابی کی شرح کرتے ہوئے فرمایا۔ (جس کا اردو ترجمہ یہ ہے)

ترجمہ :۔ "یعنی متعدد فرقوں میں سے ناجی فرقہ کی تمیز کیلئے جو دلیل حضور پیغمبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ۔ "الذین ہم علی ما انا علیہ و اصحابی" ہے۔ یعنی وہ ایک ناجی فرقہ وہ لوگ ہیں جو میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقے پر چلنے والے ہیں اور اس مقام میں باوجودیکہ خود صاحب شریعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کافی تھا صحابہ کرام رضی کے ذکر کی یہ وجہ ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ میرا طریقہ وہی ہے جو میرے اصحاب کا ہے اور راہ نجات فقط ان کے طریقہ کی پیروی سے وابستہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کر لی) پس اطاعتِ رسول بالکل اطاعت حق ہے اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرنا عین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے کہ ..... پس اس سلسلہ میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ کے طریقے کی مخالفت کرنا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے ...... اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی پیروی کو لازم پکڑنے والے اہل سنت والجماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششیں قبول فرمائے۔ پس اہل سنت ہی نجات پانے والا فرقہ ہے۔ کیونکہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ طعن کرتے ہیں وہ ان کی پیروی سے محروم ہیں اور اصحابؓ پر طعن کرنا دراصل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے۔ جس نے اصحابِ رسول کی عزت نہ کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا اور نیز شریعت قرآن وحدیث کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے وہ صحابہ کرام کے پہنچانے کی وجہ سے ہی ہے تو جب وہ قابل طعن ہو جائیں تو جو دین انہوں نے پہنچایا ہے وہ بھی قابل طعن ہو جائے گا اور یہ دین کا پہنچانا بعض صحابہ رضؓ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام اصحاب عدالت، سچائی اور تبلیغ میں برابر ہیں پس ان میں سے کسی پر طعن کرنے سے دین پر طعن کرنا لازم آئے گا۔ العیاذ باللہ ...... تمام اصحاب کی پیروی اصول دین میں ضروری ہے اور ہرگز ان کا اختلاف اصول دین میں نہیں ہے۔ اگر اختلاف ہے تو وہ فروع میں ہے اور تمام اصحاب شریعت کے پہنچانے والے ہیں، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں ...... اور رسول صلعم کے اصحاب کے درمیان جو اختلاف ہوا ہے وہ نفسانی خواہش کی بنا پر نہیں ہوا، کیونکہ ان کے شریف نفس پاک

ہو چکے تھے اور امارگی سے پاک ہو کر مطمئنہ بن چکے تھے۔ ان کی خواہشات شریعت کے تابع ہو چکی تھیں بلکہ ان کا باہمی اختلاف اجتہاد اور حق کے بلند کرنے کی بنار پر تھا۔ پس ان میں سے جس سے اجتہادی خطا ہو گی اس کو بھی اللہ کے یہاں ایک درجہ ملے گا اور جس کا اجتہاد صحیح ہو گا اسکو دو درجے ملیں گے۔ پس ان کی جفا سے اپنی زبان کو باز رکھنا چاہیئے اور سب اصحاب کو نیکی کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ ایسے خون ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان سے پاک رکھا ہے۔ پس ہمیں اپنی زبانوں کو بھی ان سے پاک رکھنا چاہیئے۔" (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ جلد اول ص۳۱ تا ۱۰۵)

خدامِ اہلِ سنت میدانِ عمل میں

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے
ہم شاہ رسل کی امت ہیں جن پہ نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

مسلمانانِ اہل سنت کی خدمت میں

پاکستان میں اہل السنت والجماعت کروڑوں کی تعداد میں ہیں لیکن باوجود اتنی عظیم اکثریت کے بحیثیت اہل سنت کے ملک میں ان کا کوئی خاص نام ومقام نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں عوام اہل سنت اپنے مذہب سے ناواقف وغافل ہیں وہاں سوائے علمائے حق کے خواصِ اہلِ سنت بھی (جنکو دنیوی عزت و وجاہت حاصل ہے) اپنے مذہب حق کو عموماً نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس امر کی شدید ضرورت سمجھی گئی ہے کہ اہل السنت والجماعت کے مذہبی نام وعنوان سے ایک ایسی دینی جماعت قائم کی جائے جو نبی کریم، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ معیارِ حق ما انا علیہ واصحابی (یعنی سنت وجماعت کی طرف مسلمانانِ اہل سنت کو عام دعوت دیکر ایک جماعتی نظام قائم کرے تاکہ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کے استحکام میں وہ زیادہ موثر کردار ادا کرسکیں۔ لہذا اس مقصد عظیم کے لئے مخدوم العلماء حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب ساکن قصبہ

عبدالحکیم ضلع ملتان (خلیفہ اعظم شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ) کی قیادت و امارت میں ۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۶۹ء کو مجلس خدام اہل السنت والجماعت کے نام سے ایک جماعت قائم کردی گئی۔ اس جماعت کی دعوت کوئی نئی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد چودہ سو سال کے مذہب اہل سنت کی ہی تبلیغ و حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے محررہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضروری ہے کہ مسلمانان اہل سنت اپنے مذہبی حق کی بنیاد سنت و جماعت کے تحت دین اسلام کی تبلیغ و حفاظت کریں۔ ہم تمام سنی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے مذہب کی خدمت و اشاعت کا فریضہ انجام دیں۔ وما علینا الا البلاغ
اللہ تعالیٰ ہم سبکو اخلاص و ہمت عطا فرمائیں۔

خادم اہل سنت

مظہر حسین

مدنی جامع مسجد چکوال

ضلع جہلم

۲۱ رجب ۱۳۸۹ھ

۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء